



محفل میلادِ فصائل و برکات

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

تصنیف لطیف

محمد فیض احمد اویسی رضوی



Visit Owaisi Books

www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ، وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ،

اَمَّا بَعْدُ! عینی مشادہ (اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا) اور سب کا ذاتی تجربہ ہے کہ قرآن میں صدقہ، زکوٰۃ، موجب (سب) برکات اور دافع البلیات فی الاموال (مال میں ہونے والی مصیبتوں کو دور کرنے والا) ہے۔ ایسے ہی ہزاروں سے سنا اور سینکڑوں کو دیکھا کہ نفلی صدقات میں میلاد شریف اور گیارہویں شریف کا التزام (پابندی) افلاس (غربت) و تنگدستی کا بہترین علاج ہے۔ بہت سے کنگال اس کے عامل (عمل کرنے والے) صاحب ثروت اور اہل دولت مالدار بنے دیکھے بلکہ بہت سے بے اولاد، میلاد شریف کی منت ماننے پر صاحب اولاد ہوئے۔

تحریر و ہابیت سے پہلے، میلاد شریف کی محافل و مجالس کا عرب و عجم میں خوب چرچا تھا، یہاں تک کہ شادی، بیاہ، خوشی اور فرحت و مسرت کے موقع پر، اور بچوں کی پیدائش اور نئے مکان میں سکونت پر، ایسے ہی دیگر اکثر مواقع پر مجلس میلاد کا انعقاد (قائم کرنا) موجب برکت و باعث صد فرحت تصور کیا جاتا، اور اب بھی بفضلہ تعالیٰ اس مجلس پاک کا انعقاد عرب و عجم میں اس طرح ہوتا ہے، اور ان شاء اللہ تا قیامت ہوتا رہے گا۔ اگرچہ چند معدودے (کم تعداد) (والے) فرقے و ہابیت سے متاثر ہو کر اس کے انعقاد میں روڑے اٹکاتے (ٹانگ اڑاتے) ہیں، لیکن ان کی رُکاوٹ عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کو نہیں روک سکتی۔ اس کے جواز سے قطع نظر، فقیر اس رسالہ میں صرف اور صرف برکاتِ میلاد شریف سے بحث کرے گا، تاکہ اس مجلس مبارک منعقد کرنے والوں کو نوید جاودانی نصیب ہو، اور فقیر کے لیے زادِ راہ اور موجبِ نجات۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ

الْفَقِيرُ الْقَادِرِيُّ أَبُو صَالِحٍ مُحَمَّدٌ فَيْضٌ أَحْمَدُ أُوَيْسِي رَضَوِي غُفِرَ لَهُ، بِهَؤُلَاءِ

جمعة المبارک کیم محرم ۱۴۱۰ھ، ۱۴ اگست ۱۹۸۹ء

مُقَدِّمہ

میلاد شریف کے برکات لکھنے سے پہلے، مُقَدِّمہ (ابتدائی کلمات) یعنی شروع میں چند ضروری امور عرض کر دوں، جس سے میلاد شریف کی اہمیت پر کسی مُعْتَزِض کا اِعْتِرَاض ہو تو وہ خود بخود ختم ہو جائے۔

مِلَادُ النَّبِيِّ ﷺ يَا عَشَّاقِ كِي عِيد

روحانی طور تو ہے ہی، اور دُنیاوی زندگی میں انسان کو جس سے فائدہ ہو وہ اُسے عید سے کم نہیں سمجھتا۔ چونکہ اُمت کو اس محفل سے روحانی سُردر کے علاوہ بہت سی مشکلات آسان ہوتی ہیں، اس لیے نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن کو عید میلادُ النَّبِيِّ ﷺ کہا جاتا ہے، کیونکہ ہر وہ دن جس میں بندوں کو خدا کی کوئی نعمت نصیب ہو، عید یعنی خوشی و مسرت کے اظہار کا دن ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے: رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا (سورہ مائدہ، پارہ نمبر ۷، آیت ۱۱۳)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوانِ حکمت نازل فرما، جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے عید ہو جائے۔

فائدہ: بنی اسرائیل کے لیے آسمان سے تیار شدہ کھانا مَنّ و سلویٰ اُترنے کا دن عید ہو گیا کیونکہ یہ خدا کی ایک نعمت ہے۔ تو پھر نبی رحمت ﷺ کی پیدائش کا دن مسلمانوں کے لیے عید کیوں نہ ہو، جبکہ وہ تمام نعمتوں کی جان اور سب سے بڑی نعمت ہیں۔ اسی لیے علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب جَوَاهِرُ الْبَحَارِ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جس نے حضور ﷺ کے ماہِ میلاد کی راتوں کو عید کے طور پر منایا۔^(۱) اس مسئلے کی تحقیق کے لیے فقیر کی کتاب "مِلَادُ النَّبِيِّ ﷺ عید کیوں" کا مطالعہ کریں۔

عشق و محبت کے کرشمے: محفلِ میلاد روکنے والوں کے پاس سب سے بڑا حربہ (بھتیار) بدعت ہے۔ حالانکہ بدعت بے چاری کو عشق و محبتِ نبوی کے گُلستان کی بہار نصیب کہاں! اُدھر کا رخ کرنے کا امکان ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ عشاق کے اطوار و مغمولات اور ائمہ و مشائخ کے دلائل کی تصریحات سے واضح ہے۔ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا:

كَيْفَ كَانَ حُبُّكُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ كَانَ وَاللَّهِ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَأَوْلَادِنَا وَأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا

وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَا^(۲) (الشفاء الشریف)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ تمہیں کس طرح محبوب تھے؟ فرمایا: اللہ کی قسم! وہ ہمیں ہمارے مال، ہماری اولاد، ہمارے والدین، ہماری ماؤں اور پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب تھے۔

فائدہ: اپنے والدین، اپنے بیٹے، اپنے مال، اپنی عزتیں، اپنی جانیں حضور ﷺ پر قربان کر کے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ثابت کر دیا کہ

۷

(۱) (جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم، ومن جواهر السید أحمد عابدين المذكور، 3/ 425، دار الکتب العلمیہ - بیروت، 2010 م)

(۲) (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، 2/ 22، الباب الثانی فی لزوم محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فیما روی عن السلف والأئمة (من محبتہم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وشوقہم لہ)، دار

الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان، عام النشر: 1399ھ - 1979 م)

یہی وجہ ہے کہ ہزاروں اُمور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ ائمہ، مشائخ اور علماء و فقہاء سے سرزد ہوئے جن پر، بقول مخالفین، "کُلُّ بِدْعَةٍ

ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ" (3) کا حکم لاگو ہو جاتا ہے۔ لیکن حاشا وگلا! انہیں بدعتِ ضلالہ کہنے والا خود جہنمی و ناری ہو جاتا ہے۔ مَعْمُولَات (صحابہ، تابعین،

شیخ تابعین، ائمہ مجتہدین، مشائخ فقہاء، علماء اور محدثین) کی تفصیل مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب "بِأَدَبٍ بِالنَّصِيبِ" کا مطالعہ فرمائیں، اور "کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" کے جوابات

فقیر کی کتاب "العِصْمَةُ عَنِ الْبِدْعَةِ" اور "تَحْقِيقُ الْبِدْعَةِ" کو دیکھیں۔

مَعْمُولَاتِ صَحَابہ کے نمونے

حُضُورِ نَبِیِّ اکرم ﷺ کے وُضُو کے پانی اور غسلِ شریف (غسلِ کاپانی) اور فُضَالَتِ مُبَارَکَہ (بچ جانے والا پانی) کا استعمال، اور دیگر مُتَبَرکات (برکت والی چیزیں) کا

مُتَبَرِّک بنانا، اور بعض تبرکات کو اپنی قُبُور میں لے جانا وغیرہ وغیرہ اگر عِشْق و مَحَبَّت نہیں تھا تو اور کیا تھا؟ اور ان کا ان تبرکات کو ساتھ لے جانا کیوں؟ ان ہزار

واقعات میں سے ایک ملاحظہ ہو:

خوشبو قبر میں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ مُشْک (خوشبو) تھی۔ وصیت فرمائی کہ یہ مُشْک میری قبر میں رکھنا، کیونکہ یہ مُشْک حُضُورِ

ﷺ کا بچا ہوا خوشبو ہے۔ (4) (رَوَاهُ الْمُسْتَدْرَكُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) ایسے واقعات کی تفصیل کے لیے فقیر کی کتاب "البرکات فی البرکات" پڑھیے۔

میلاد شریف کے فائدے: امام ابوالشامہ، امام نووی محی الدین کے اُستادِ محترم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کا نیا مگر بہترین اختراع، حُضُورِ

ﷺ کے یومِ ولادت کا جشن منانے کا عمل ہے، جس سے چند فائدے حاصل ہوتے ہیں:

1. خوشی کی مناسبت سے صدقہ و خیرات کیا جاتا ہے، جس سے فقر و مساکین کو فائدہ ہوتا ہے۔
2. محفلوں کی زیبائش و آرائش اور اظہارِ مسرت کیا جاتا ہے، جس سے حُضُورِ ﷺ کے عاشقوں کا پتا چلتا ہے۔
3. ان مُبَارَک تقریبات سے اُمتِ محمدیہ ﷺ کی والہانہ عقیدت و مَحَبَّت کا پتا چلتا ہے۔
4. اس طرح اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت کا شکر ادا ہوتا ہے، اور اہلِ محفل کے دلوں میں آپ ﷺ کی فضیلت و عظمت پختہ ہوتی ہے۔
5. عاشقِ میلادِ النَّبِیِّ ﷺ مناتے ہیں اور مصطفیٰ ﷺ کے دشمن کفار و مُشْرِکین جلتے بجھتے اور "إِغَاظَةُ لِلْكَفَرَةِ وَالْمُنَافِقِينَ" (5) کے مصداق بنتے

ہیں۔ (6)

(3) (سنن النسائي، كتاب الجمعة، كيف الخطبة، 3/ 188، الحديث، 1578،: مكتب المطبوعات الإسلامية حلب الطبعة: الثانية، 1406 هـ / 1986ء)

"بریدت، اور ہر گز ایسی، آگ میں (لے جانے والی) ہے۔ ط۔ ضیائی

(4) (المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجنائز، المسک أطیب الطیب، 1/ 689، الحديث، 1375، دار المعرفة، 1418ھ / 1998م)

(5) "یعنی میلاد منانے سے کفار و منافقین کو غصہ آئے۔ ط۔ ضیائی

(6) (جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم، ومن جواهر السید أحمد عابدين المذكور، شرح مولد ابن حجر، 3/ 392، دار الکتب العلمیة - بیروت، 2010م)

(السيرة الحلبية = إنسان العیون فی سيرة الأئمة المأمون، باب: تسميته صلی اللہ علیہ وسلم محمداً وأحمداً، 1/ 123، دار الکتب العلمیة - بیروت، الطبعة: الثانية - 1427ھ)

فائدہ: اس آخری جملے میں حضرت علامہ نے فیصلہ فرمادیا کہ عید میلاد النبی ﷺ منانا کمالِ محبت و ایمان کی نشانی ہے، اور اس سے روکنا یا اس کو حرام و ناجائز کہنا اسلام دشمنی کی علامت ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ: امام سخاوی فرماتے ہیں کہ عید میلاد النبی ﷺ کی مجالس منعقد کرنے سے اللہ تعالیٰ کا عام فضل و کرم ہوتا ہے۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ: میں اس کو محبوب رکھتا ہوں کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میلاد شریف کے پڑھوانے پر صرف کر دوں۔

سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ: جو میلاد شریف میں شامل ہوئے اور اس کی تعظیم کی، وہ تحقیق و کامیاب ہو گیا۔

حضرت معروف گرجی رحمۃ اللہ علیہ: جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے کے لیے کھانا تیار کیا، اور مسلمانوں کو جمع کیا، اور روشنی کی، نیا لباس پہنا، خوشبو

عطر لگا یا میلاد کی تعظیم کے لیے، تو اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اس کا حشر انبیاءِ کرام علیہم السلام کے ساتھ کرے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں ہو گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: جس نے میلاد کے لیے مسلمانوں کو جمع کیا، کھانا تیار کرایا، احسان کیا اور اس کو پڑھوانے کا سبب بنا، تو اللہ تعالیٰ اس کو بروزِ حشر

صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنّات النعیم میں پہنچے گا۔

حضرت سہری سقّی رحمۃ اللہ علیہ: جس نے ایسی جگہ کا قصد (ارادہ) کیا جس میں میلاد شریف پڑھا جا رہا تھا، تو اس نے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا

قصد کیا۔ اس لیے کہ اس نے محض نبی کریم ﷺ کی محبت کے لیے ہی ایسا کیا۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ: جس شخص نے نمک یا گندم یا کسی کھانے کی چیز پر میلاد شریف پڑھوایا تو اس شے میں برکت ظاہر ہوگی، جو اس کو حاصل

ہوگی، اور اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کی مغفرت فرمادے گا۔ اگر پانی پر میلاد شریف پڑھوایا جائے تو جو اس پانی کو پیے گا، اس کے قلب میں ہزار نور اور

رحمت داخل ہوں گے، اور اس کے قلب سے ہزار کینہ اور بیماری نکل جائے گی، اور اس کا قلب اس دن مُردہ نہ ہو گا جس دن دل مُردہ ہو جائیں گے۔ جس نے

نقدی پر میلاد شریف پڑھوایا اور اُس رقم کو دوسری رقم میں ملایا، تو اس میں برکت ہوگی، اور نہ ہی یہ شخص محتاج ہو گا اور نہ اس کا ہاتھ خالی ہو گا نبی اکرم ﷺ

کی برکت سے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ: جس گھریا مسجد یا محلے میں میلاد شریف پڑھا جائے گا، تو فرشتے اس پر چھائیں (سایہ کریں) گے اور ان کے حاضرین پر دعائے رحمت

کریں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت و خوشنودی سے نوازے گا۔ جو مسلمان اپنے گھر میں میلاد شریف پڑھوائے گا، اللہ تعالیٰ اس گھر کو قحط و وبا، جلنے،

ڈوبنے، آفات و بلیات، بغض و حسد، بد نظری اور چوری سے محفوظ رکھے گا۔ اور جب وہ مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر منکر نکیر کے جواب آسان کرے گا اور

وہ سچائی کی جگہ میں حضورِ الہی میں رہے گا۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ: اکابر بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ نقل فرما کر لکھتے ہیں: جس کا میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کا ارادہ ہو، اس کے لیے اگر تُو دنیا

بھر کی تعریفیں لکھ ڈالے، تو بھی اس کا دل محبتِ نبوی ﷺ میں متحرک نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان میں رکھے جو تعظیم کرنے اور قدر پہچاننے

والے ہیں۔ آمین۔ (7) (النَّعْمَةُ الْكُبْرَى عَلَى الْعَالَمِ، ص: ۸ تا ۱۲)

(7) (النَّعْمَةُ الْكُبْرَى عَلَى الْعَالَمِ، فصل في بيان فضل مولد النبي صلى الله عليه وسلم، ص 6 إلى 7، مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفتح ۵۷ استانبول تركيا، 2011م/1432ھ)

شیخ زین العابدین علیہ السلام: حضرت شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعہ کی رات چند من چاول پکا کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ پیش کرتے۔ لطف یہ کہ چاول کے ہر دانے پر تین مرتبہ **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** شریف پڑھا ہوتا تھا، اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام مولد میں ہر روز ایک ہزار تکہ (تک) ایک بڑا پیاناہ زیادہ کرتے رہتے، حتیٰ کہ بارہ ربیع الاول شریف کو بارہ ہزار تکہ خرچ فرماتے۔⁽⁸⁾ (أَخْبَارُ الْأَخْيَارِ)

عبدالرحیم شاہ علیہ السلام: ”میں یوم میلاد کے موقع پر (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز کا) کھانا پکوا کر تاهت (میلاد شریف کی خوشی میں)۔ اتفاق سے ایک سال کوئی چیز میسر نہ آ سکی کہ کھانا پکواؤں، صرف بھنے ہوئے پنچے موجود تھے، چنانچہ یہی پنچے میں نے لوگوں میں تقسیم کیے۔ خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، یہی پنچے آپ کے سامنے رکھے ہیں، اور آپ نہایت خوش اور مسرور دکھائی دے رہے ہیں۔“⁽⁹⁾ (در ثمین، ص: ۸)

علامہ اسماعیل حق علیہ السلام: تفسیر روح البیان، آیت کریمہ **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** (الفتح: 29) کے تحت فرماتے ہیں: میلاد کرنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جبکہ وہ منکرات (ناجائز امور) سے خالی ہو۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔⁽¹⁰⁾ (روح البیان)

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ السلام: اس میں میلاد کرنے والوں کے لیے سند ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شب میلاد خوشیاں مناتے اور مال لٹاتے ہیں۔⁽¹¹⁾ (مدارج النبوة، ج: دوم، ص: ۲۶)

”مولود شریف کے خواص و برکات میں سے ایک یہ بھی مجرب چیز ہے کہ اس میلاد شریف سے سال بھر امن و امان قائم رہتا ہے اور میلاد کرنے والے کی حاجتیں اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو مولود مبارک کے مہینے کی راتوں کو عید مناتے، تاکہ جن بد بخت لوگوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اور بد عقیدگی کی بیماری ہے، ان کے لیے یہ شدت کی بیماری کا ہو۔“⁽¹²⁾ (ما ثبت بالسنة)

فائدہ: سنا آپ نے! شیخ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری ہوتی ہے، تو میلاد شریف سے ان کی بیماری بڑھاؤ۔ اسی لیے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت کیجئے

(8) (أَخْبَارُ الْأَخْيَارِ فارسی، ص 227) (تذکرہ علمائے ہند، ص 67، مطبع مثنیٰ نوکشتور، 1907ء)

(9) (الدر الثمین فی منیرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم (مترجم)، ص 40، دار الاشاعت علویہ رضویہ، ڈبکوت روڈ، لائل پور)

(10) (روح البیان، الفتح: 28، 29، 9/56، دار الفکر - بیروت)

(11) (مدارج النبوت مترجم، ایام رضاعت، 2/35، شبیر برادرز، اردو بازار، زمیہ سینٹر، لاہور، جولائی 2004ء)

(12) (ما ثبت من السنة فی ایام السنة لعبد الحق المحدث الدہلوی، ذکر شهر ربیع الأول، ص 79، مجتہائی دہلی)

محفل میلاد میں انوار کی بارش: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے عقیدے میں: حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن حضور ﷺ کی

مولود میں حاضر تھا۔ لوگ حضور ﷺ پر دُرود پڑھتے، اور آپ ﷺ کے معجزات جو آپ ﷺ کی ولادت کے وقت اور بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے بیان کرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار، انوارِ رحمت سے ملے ہوئے ہیں۔ (13)

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی **مکتوبات** میں میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں: ”اچھی آواز کے ساتھ

قرآن، قصیدے، نعت شریف اور فضائل بیان کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔“ (14) (مکتوبات، ج: ۳، ص: ۱۱۶)

فائدہ: امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی کا یہ قول اس قوم کے منہ پر طمانچہ ہے جو آپ کی عبارات **مکتوبات** کو توڑ مروڑ کر غلط مفہوم بیان کرتے ہیں کہ (معاذ

اللہ) سیدنا مجدد الف ثانی بھی میلاد کو بدعت لکھتے ہیں۔ ان کی ایسی بہتان تراشیوں کا حضرت پیر طریقت میاں جمیل احمد صاحب شرق پوری مدظلہ نے اپنی تصنیف میں خوب قلع قمع (۳) فرمایا ہے۔ ہاں، اس محفل میلاد کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بدعت لکھا جو خلافِ شرع امور پر مشتمل ہو۔ بفضلِ تعالیٰ ہم بھی ایسی محافل کے نہ صرف مُنکر بلکہ سختی سے ان امور کو روکتے ہیں جو محفل میلاد میں سرزد ہوں۔ اور یہ نہ صرف میلاد شریف سے مختص ہے بلکہ ہر کارِ خیر کے لیے قاعدہ ہے کہ کارِ خیر پر وہ اضافی امور جو خلافِ شرع ہوں، روک دیے جائیں۔ نہ یہ کہ سرے سے کارِ خیر (اچھا کام) کو ہی خیر باد کہا جائے۔ اس قاعدے پر ہمارا اور مخالفین کا اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں: کارِ خیر کو باقی رکھ کر غیر شرعی امور جو اس پر عارض ہوں تو انہیں ختم کیا جائے۔ مخالفین محض بے ثباتی اور ضد کی بنا پر کہتے ہیں: سرے سے کارِ خیر ہی ختم کر دیا جائے۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ: علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے سال بھر تک امن و عافیت رہتی ہے اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں فوری کامیابی کا سبب بنتا ہے۔ معلوم ہوا کہ نیک مقاصد میں کامیابی کے لیے میلاد شریف کرنا علماء متقدمین کا پسندیدہ عمل رہا ہے۔ (15)

علامہ سید احمد عابدین رحمہ اللہ: علامہ سید احمد عابدین فرماتے ہیں: صاحبِ معجزات ﷺ کی ولادتِ طیبہ کے واقعات سننے کے لیے جمع ہونا بڑی نیکی ہے، کیونکہ یہ (محفل) نیکیوں اور دُرود شریف پر مشتمل ہے، اور ان پر دُرود و سلام کی کثرت اُن کی محبت کا سبب ہے اور یہ اُن کے قُرب کا ذریعہ ہے۔ (16)

حافظ الحدیث ابو الخیر شمس الدین: حافظ الحدیث ابو الخیر علامہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ابو لہب۔ جس کی مذمت میں سورہ لہب نازل ہوئی۔ کو عیدِ میلاد النبی ﷺ منانے کا جہنم میں یہ بدلہ ملا کہ اُس کی انگلیوں سے پانی نکلتا ہے جس سے وہ تسکین پاتا ہے، اور ہر پیر کو اُس کا عذاب کم ہو جاتا

(13) (القول الجلی فی آثار الولی از مولانا محمد عاشق بھٹلی (اردو)، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص 69، مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ لاہور، یکم ربیع الاول 1420ھ / 16 جون 1999ء)

(14) (مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی (مترجم)، مکتوب 73، 3/204، ادارہ مجددیہ، ناظم آباد 3، کراچی)

(15) (السیرة الحلبیة = إنسان العیون فی سیرة الأئمن المأمون، باب: تسمیته صلی اللہ علیہ وسلم محمدًا وأحمدًا، 1/124، دار الکتب العلمیة - بیروت، الطبعة: الثانية - 1427ھ)

(جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم، ومن جواهر السید احمد عابدین المذكور، شرح مولد ابن حجر، 3/395، دار الکتب العلمیة - بیروت، 2010م)

(16) (جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم، ومن جواهر السید احمد عابدین المذكور، شرح مولد ابن حجر، 3/394، دار الکتب العلمیة - بیروت، 2010م)

ہے؛ کیونکہ اُس نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ تو اُس مُسلم موجد کا کیا عالم ہو گا جو نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی مناتا ہے اور مال خرچ کرتا ہے۔ (17)

ابولہب کوفائدہ: حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آکر ابولہب کو خبر دی کہ: "تیرے بھائی عبد اللہ کے گھر فرزند (محمد ﷺ) پیدا ہوئے ہیں۔" ابولہب یہ سُن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کا اشارہ کر کے کہنے لگا: "ثویبہ! جا، آج سے تُو آزاد ہے۔" سب مسلمان جانتے ہیں کہ ابولہب سخت کافر تھا، اور قرآن پاک میں پوری سورہ تَبَّتْ یَدَا ابْنِ لَهَبٍ اُس کی مذمت میں موجود ہے، مگر حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی کرنے کا جو فائدہ اُسے ہوا وہ بُخاری شریف میں یوں مروی ہے:

فلما مات أبو لهب أریه بعض أهله بشر حبیة قال له ماذا لقیث قال أبو لهب لم ألق بعدکم غیر أُنی سقیث

فی هذه بعثاتی ثویبة (18) (بخاری شریف، ج: دوم)

ترجمہ: جب ابولہب مرا تو اُس کے گھر والوں (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) نے اُسے خواب میں بہت بُرے حال میں دیکھا۔ پوچھا: "کیا گزری؟" ابولہب نے کہا: "تم سے علیحدہ ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہیں ہوئی۔ ہاں، مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے جس سے میرے عذاب میں تخفیف (کی) ہو جاتی ہے، کیونکہ میں نے انگلی کے اشارے سے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔"

ابن حجر شارح بخاری: حضرت علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی (رحمۃ اللہ علیہ) اس حدیث کی شرح فتح الباری، صفحہ ۱۱۸، جلد ۹ میں لکھتے ہیں:

وَذَكَرَ السُّهَيْلِيُّ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بَعْدَ حَوْلٍ فِي شَرِّ حَالٍ فَقَالَ: مَا لَقِيتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً، إِلَّا أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفِّفُ عَنِّي كُلَّ يَوْمٍ اثْنَيْنِ، قَالَ: وَذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَكَانَتْ ثَوَيْبَةُ بَشَّرَتْ أَبَا لَهَبٍ بِمَوْلِدِهِ فَأَعْتَقَهَا. (19)

ترجمہ: امام سُہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ابولہب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بُرے حال میں ہے، اور کہہ رہا ہے: "تم سے جُدا ہونے کے بعد مجھے کوئی راحت نہیں ملی، ہاں اتنا ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔"

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اس لیے کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی، اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اس خوشی میں اُسے آزاد کر دیا تھا۔"

(17) (الحاوي للفتاوي للفتاوي، باب الوليمة، حسن المقصد في عمل المولد، 230 / 1، دار الفكر للطباعة والنشر، بيروت-لبنان، عام النشر: 1424 هـ - 2004 م)

(18) (صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب وأمهاتكم اللاتي أرضعنكم ويحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب، 1961 / 5، الحديث 4813، دار ابن كثير، 1414 هـ / 1993 م)

(19) (فتح الباري شرح البخاري، كتاب النكاح، باب «وأمهاتكم اللاتي أرضعنكم» ويحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، 145 / 9، الحديث 4813، المكتبة السلفية - مصر، الطبعة:

«الطبعة الأولى»، 1380 - 1390 هـ)

فائدہ: غور فرمائیے! ابولہب کافر تھا، ہم مومن؛ وہ دشمن، ہم غلام، اُس نے بھتیجا سمجھ کر بطور رسم خوشی کی تھی، نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے منصب رسالت کی وجہ سے، اور ہم رسول اللہ ﷺ کو اپنا آقا و مولیٰ مان کر ولادت کی خوشی کرتے ہیں۔ جب دشمن اور کافر کو خوش کرنے کا اتنا فائدہ پہنچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا زیادہ فائدہ پہنچے گا

دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان ای نظر داری (20)

امام البندشاہ عبدالحق محدث دہلوی: سیدنا شاہ عبدالحق دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

در اینجا سند است مراباں موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت ﷺ سرور کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود، و قرآن بمذمت وے نازل شدہ، چون بسرور میلاد آنحضرت ﷺ و بذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت ﷺ جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ مملوست بمحبت و سرور و بذل مال دروے چہ باشد۔ ولیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد۔ (21) (مدارج النبوة)

ترجمہ: اس واقعے میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے، جو سرورِ عالم ﷺ کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ابولہب کافر تھا، جب حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا، تو اس مسلمان کا کیا حال ہو گا جو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے، اور میلاد شریف عوام کی بدعتوں، گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو۔
علامہ جزری: الجزری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ، اس ابولہب کے واقعے کو لکھ کر فرماتے ہیں:

فما حال المسلم الموحد من أمتہ - علیہ السلام - الذی یسر بمولده، ویبذل ما تصل إلیہ قدرته فی محبته صلی اللہ علیہ وسلم -،
لعمری إنما یکون جزاؤه من اللہ الکریم أن یدخله بفضلہ العمیم جنات النعیم. (22)

ترجمہ: جب کافر ابولہب ولادت کی خوشی کرنے سے انعام پا گیا، تو اس مؤحد مسلمان کا کیا حال ہے جو آپ ﷺ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ ﷺ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتا ہے؟ فرماتے ہیں: میری جان کی قسم! اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اللہ کریم اپنے فضلِ عمیم سے اسے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔

امام احمد قسطلانی: میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں:

ولا زال أهل السلام یحتفلون بشهر مولده - علیہ السلام -، و یعملون الولائم، و یصدقون فی لیالیہ بأنواع الصدقات،
ویظهرون السرور، ویزیدون فی المبرات. و یعتنون بقراءة مولده الکریم، و یظهر علیہم من برکاته کل فضل عمیم.

(20) (گلستان از شیخ سعدی)

(21) (مدارج النبوة، 2/19، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور، پاکستان، 1997ء)

(22) (المواهب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، المقصد الأول، ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم، 89/1، المكتبة التوفیقیة، القاهرة - مصر)

وما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك

أعياداً، ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وأعياء (23)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ ساتھ کھانے پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے و خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ ﷺ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں، چنانچہ ان پر اللہ کا فضل عظیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لیے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے، اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے جس نے میلاد کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا، تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائے اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔

فائدہ: امام قسطلانی کی عبارت سے ثابت ہوا کہ ماہ ربیع الاول میں میلاد کی محفلوں کو منعقد کرنے، ذکر میلاد کرنا، کھانے پکا کر دعوتیں کرنا، قسم قسم کے صدقہ و خیرات کرنا، خوشی و مسرت کا اظہار کرنا، نیک کاموں میں زیادتی کرنا، ہمیشہ سے اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے اور ان امور کی بدولت ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم (عام فضل) اور اس کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ محفل میلاد کی برکتوں سے سارا سال امن و امان سے گزرتا ہے اور دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اور ماہ میلاد کی راتوں کو عید منانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور ربیع الاول شریف کی یہ خوشیاں اور عیدیں ان لوگوں کے لیے سخت مصیبت ہیں جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول ﷺ کی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں امام قسطلانی پر، کہ جنہوں نے بلاشبہ حق اور سچ فرمایا۔ باقی فوائد و فضائل فقیر کے رسالہ **المیلاد** میں ہیں۔

اس سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے:

(1) (میلاد شریف، ربیع الاول) میں انعقاد محفل میلاد اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے۔

(2) کھانے پکانے کا اہتمام، انواع و اقسام کے خیرات و صدقات، ماہ میلاد کی راتوں میں اہل اسلام ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔

(3) ماہ ربیع الاول میں خوشی و مسرت کا اظہار شعائرِ مسلمین ہے۔

(4) ماہ میلاد کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنا، مسلمانوں کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔

(5) ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف پڑھنا اور قرأتِ میلاد پاک کا اہتمام خاص کرنا مسلمانوں کا محبوب طرزِ عمل رہا ہے۔

(6) میلاد کی برکتوں سے میلاد کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہمیشہ سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہے۔

(7) محفل میلاد کے خواص سے یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال میں محافلِ میلاد منعقد کی جائیں تو وہ تمام سال امن و امان سے گزرتا ہے۔

(8) انعقادِ محفلِ میلاد مقصود و مطلوب پانے کے لیے جلد آنے والی خوشخبری ہے۔

(۹) میلاد مبارک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

(۱۰) ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد کی ہر رات کو عید منانا ان لوگوں کے لیے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول ﷺ کی بیماری ہے۔

موازنہ شبِ میلاد اور شبِ قدر

شبِ میلاد، شبِ قدر سے افضل ہے۔ چنانچہ محدثین و فقہاء کرام رحمہم اللہ، مثلاً: شاہ عبدالحق محدث دہلوی (ما ثبت بالسنة) (24) میں، امام زر قانی (شرح مواہب) (25) میں، مولوی عبدالحق لکھنوی (فتاویٰ) (26) میں، تصریح کی اور اثبات المولد والقیام میں۔ حضرت شاہ احمد سعید مجددی فرماتے ہیں: بے شک شبِ میلاد، شبِ قدر سے افضل ہے، اس لیے کہ شبِ قدر حضور اکرم ﷺ کو عطا کی گئی، جبکہ شبِ میلاد خود آپ ﷺ کے ظہور کی رات ہے۔ ظاہر ہے کہ جس رات کو ذاتِ اقدس ﷺ سے شرف ملا، وہ اس رات سے ضرور افضل ہوگی جو آپ ﷺ کو دیے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے۔ اور اس میں کوئی نزاع (اختلاف) نہیں ہے لہذا شبِ میلاد، شبِ قدر سے افضل ہوئی نیز، لیلیۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے شرف یاب ہوئی نیز شبِ قدر میں حضور ﷺ کی امت پر فضل و احسان ہے، اور شبِ میلاد میں تمام موجوداتِ عالم پر فضل و احسان ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ آپ ﷺ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آسمان و زمین کی ساری مخلوق پر عام ہو گئیں لہذا شبِ میلاد افضل ہے۔ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوبصورت شعر فرمایا:

جس گھر میں ذکرِ مولدِ خیر البشر ﷺ ہو
عالیٰ زیادہ قصرِ فلک سے وہ گھر ہوا

خانہ کعبہ کا اظہارِ عقیدت

حضرت عبدالمطلب سے منقول ہے، انہوں نے کہا: میں شبِ ولادت میں کعبہ کے پاس تھا۔ جب آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ، مقامِ ابراہیم کی طرف جھکا اور سجدے کو گر گیا اور کہا: "اللہ اکبر، اللہ اکبر، ربُّ مُحَمَّدٍ، الْمُصْطَفَى الخ، تحقیق اب میرے رب نے مجھے بتوں کی نجاستوں سے بچا لیا اور مشرکوں کو پلیدیوں سے پاک فرمایا۔" (27) (مدارج النبوة، ج: ۲، ص: ۱۷)

فائدہ: کعبہ ان چند چٹنے ہوئے پتھروں کا نام نہیں ہے بلکہ کعبہ ایک حقیقتِ محضیہ (اصل معنوی حقیقت) کا نام ہے جس میں ایسا شعور اور بھرپور علوم ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پتھروں والا کعبہ اگر اولیاء کرام کی زیارت کے لیے چلا جائے یا مٹا دیا جائے (معاذ اللہ) تب بھی ہماری نماز کی قبلہ گاہ وہی حقیقت ہے جو رسول اکرم ﷺ کو اسی ظاہری نشان کے ساتھ سلام عرض کر رہی تھی۔

(24) (ما ثبت من السنة في أيام السنة لعبد الحق المحدث الدهلوي، ذکر شهر ربیع الأول، ص 78، مجتہائی دہلی)

(25) (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الأول: فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلاۃ والسلام، وقد اختلف فی عام ولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم، 1/ 255، دار

الکتب العلمیۃ، بیروت - لبنان، الطبعة: الأولى، 1417ھ - 1996م)

(26) (مجموعہ فتاویٰ اردو، کتاب العقائد، شبِ قدر و شبِ میلاد کی فضیلت، 80/1 تا 81، محمد سعید اینڈ سنز، تاجران کتب قرآن محل، بالمقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی)

(27) (مدارج النبوة مترجم، ولادت کے واقعات 2/ 33، شمیر برادرز، اردو بازار، زبید سینٹر، لاہور، جولائی 2004ء)

(مدارج النبوة فارسی، باب اول در ذکر نسب شریف و حمل و ولادت، وصل سبحان اللہ چون الخ، 2/ 23، منشی نول کشور)

ابلیس کی پریشانی: حافظ جلال الدین سیوطی (خصائص کبریٰ، ج: ۱، ص: ۵۱۰) (28) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو ساری زمین نور سے چمک گئی اور ابلیس بولا: "آج رات ایک بچہ پیدا ہوا ہے، اب ہمارا کام مشکل ہو گیا۔" حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ابلیس غمگین و پریشان آواز کے ساتھ رویا، اور جب ارادہ بد (برے ارادے) کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے قریب ہونا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کو ایک ایسی ٹھوکر لگائی کہ وہ عینان (گہرے گڑھے) میں جا گرا۔ (السيرة، ج: ۱، ص: ۶۵) (29)

بیان عربی

ایک عربی صاحب اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں: سن ۱۳۸۷ھ کی بارہویں شب کو مدینہ منورہ میں وہاں کے ایک محترم عالم و بزرگ کے دولت خانہ پر محفل میلاد کی تقریب سعید تھی، جس میں میں بھی مدعو تھا۔ ذکر رسول ﷺ کی روح پرور اور ایمان افروز لذتوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے پانچ سو سے زائد ساکنانِ دیار حبیب (مدینہ میں رہنے والے) شریکِ مجلس تھے، جن میں دو وزیر بھی شامل تھے۔ ایک کے متعلق مشہور تھا کہ وہ ماشاء اللہ سنی صحیح العقیدہ ہے، اور دوسرے کی بابت سنا گیا تھا کہ وہ نجدی ہے، اور اس کی شرکت دوسرے وزیر صاحب کی وساطت سے ہوئی ہے، ورنہ وہ خود ایسی نورانی مجالس میں شرکت کو جائز سمجھتے ہیں۔

نعت خوانی: ابتداء میں بارگاہِ اقدس سید عالم ﷺ میں عشاقِ سرکارِ رسالت ﷺ نے عربی کے منتخب اور بہت ہی پاکیزہ قصائد، انتہائی خوش عقیدتی اور حد درجہ خوش الحانی سے پیش کیے۔ بعد ازاں، اردو میں بھی خوب دھوم دھام اور ادب و احترام کے ساتھ نعتیں عرض کی گئیں۔ ہر طرف انوار و تجلیات کی چم چم باریشیں برسنے لگیں۔ ہر شخص کا چہرہ خوشی سے کھلا جا رہا تھا۔ آنکھوں سے کچھ وقفے کے بعد فرحت و سرور کے آنسو بھی ٹپکتے دکھائی دیتے تھے۔ مجلس میلاد کا احترام ہر شخص کے ظاہر و باطن پر چھایا ہوا تھا۔ سب کے سب قصائدِ نعتیہ بصد ادب و احترام اور باکمال تعظیم و توقیر سن کر محفوظ ہو رہے تھے کیونکہ سب کا یہ اعتقاد تھا کہ

جہاں ذکرِ میلادِ خیر البشر ہو خدا کی قسم! وہ مکان محترم ہے
شہِ دین کا ہر تذکرہ ہے گرامی شہِ دین ﷺ کی ہر داستاں محترم ہے
ترا نام بھی جان و دل سے ہے پیارا تیری یاد بھی جانِ جاں محترم ہے

البتہ نجدی وزیر کے چہرے کے اتار چڑھاؤ اور طنزیہ مسکراہٹ سے پتہ چلتا تھا کہ اسے یہاں بیٹھنا ناگوار معلوم ہو رہا ہے اور یہاں کا مقدس منظر ناپسند نظر آتا ہے

زاغ جون فارغ ز بوی گل شود نفرتش از صحبت بلبل شود (30)

کئی گھنٹوں کے بعد میر مجلس نے میلادِ برزنجی کے وہ جملے جو ولادتِ باسعادت کے متعلق ہیں پڑھے تو سب حاضرین، مع دونوں وزیروں کے، کھڑے ہو گئے اور حضورِ اقدس سید عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بحالتِ قیام، بکمال خشوع و خضوع، صلوٰۃ و سلام عرض کرنے لگے۔ پھر دعا مانگی گئی اور شرکائے

(28) (الحاوی للفتاوی للفتاوی، فائدة، 1/ 86، دار الفكر للطباعة والنشر، بیروت-لبنان، عام النشر: 1424ھ - 2004م)

(29) (السيرة الحلیبة = إنسان العیون فی سیرة المؤمن، باب ذکر مولده صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم، 1/ 100، دار الکتب العلمیة - بیروت، الطبعة: الثانية - 1427ھ)

(30) (عطار، پندنامہ، بخش 30 - در چار چیز کہ کم بقا دارد)

مجلسِ اطہر، میر مجلس سے اجازت لے کر اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے۔ ابھی کچھ لوگ صاحبِ خانہ سے ضروری عرض و معروض کرنے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے۔

صاحبِ حال کی آمد: اچانک ایک درویش صفت بزرگ تشریف لائے، ان کے ہاتھ میں تازہ جلیبیوں کا تھال تھا۔ فرمانے لگے "جو شخص میری جلیبی کھائے گا، وہ خوش نصیب ہوگا؛ اسے خواب میں حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت، سراپا سعادت، نصیب ہوگی۔" ان الفاظ میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ ہر شخص جھوم گیا اور آنکھوں میں مسرت کے آنسو بھر آئے۔ اور یقین کر لیا گیا کہ یہ جو کچھ فرما رہے ہیں، بالکل سچ ہے۔ البتہ نجدی وزیر نے یقین نہ کیا، بلکہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

تقسیمِ تبرک: صاحبِ خانہ نے مجھے (یعنی راوی کو) حکم دیا کہ "صوفی صاحب! یہ جلیبیاں تقسیم کر دیجیے۔" میں نے آدمی گئے تو چالیں تھے، پھر جلیبیاں لگئیں تو وہ بھی اتنی ہی تھیں، یعنی چالیں۔ سب سے پہلے میر مجلس کی خدمت میں ایک جلیبی پیش کی۔ نجدی وزیر چونکہ آپ کے بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور تقسیم دائیں طرف سے کرنا تھی، اس لیے وزیر موصوف کی باری سب سے بعد میں آئی۔ اس وقت دو جلیبیاں بچی تھیں: ایک وزیر کے حصے کی اور دوسری میرے حصے کی۔ لیکن میں نے وہ دونوں وزیر کو دے دیں اور دل میں عرض کی: "اللہ العظیم! یہ شکل و صورت کے لحاظ سے کتنا حسین ہے، اگر محفل میں شرکت کی برکت سے اس کے عقائد درست ہو جائیں اور دوزخ میں جانے سے بچ جائے اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے نوازا جائے تو تیری قدرتِ کاملہ کے آگے کچھ بھی دشوار نہیں۔" جلیبیوں کا شیرہ اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو تھال میں گرے ہوئے تھے، وہ میرے لیے کافی تھے، بلکہ تبرکِ خاص کی حیثیت رکھتے تھے۔ میں نے انہیں خوب مزے لے لے کر کھایا اور تھال کو اس طرح صاف کیا کہ بغیر پانی کے دھل گیا۔ قدرتِ خدا کی! اس درویش صفت بزرگ کی لائی ہوئی جلیبیاں کچھ اس قدر متبرک تھیں کہ میں جوں جوں کھاتا، دل میں اس بات کا یقین مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا کہ آج سب کو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ آدھی رات گزر چکی تھی، لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ میں نے بھی اجازت لی اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ آج مدینہ منورہ کے درو دیوار کا حسن بڑھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ ہر طرف رحمت و بخشش کے انوار برستے دکھائی دے رہے تھے۔

مدینہ کی دلکش فضا دیدنی ہے چمن ساز ، موجِ ہوا دیدنی ہے
ہر سمت، نورِ خدا دیدنی ہے رُخِ مصطفیٰ ﷺ کی ضیا دیدنی ہے

غسلِ زیارت: گھر جا کر غسل کیا، عید کے بعد جو لباس پہنا اور مدینہ منورہ کے مقدس بازار سے خریدا ہوا بیش قیمت (قیمتی اور اعلیٰ) عطر لگایا، پھر درود شریف پڑھتے پڑھتے بستر پر لیٹ گیا، دریاں حالیکہ زبانِ حال مترنم (خوش آواز) تھی کہ

اے خلد نشیں، تو سین کیوں!! اک بار تو ایسا ہو جائے تم عرش سے دل میں آ جاؤ، دلِ عرشِ معلیٰ ہو جائے

میں (اس واقعہ کا راوی) بفضلِ تعالیٰ و بفضلِ حبیبِ اعلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سترہ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں، لیکن آج جیسی خوشی و فرحت کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ اس لیے بار بار کروٹیں بدلتا ہوں، لیکن نیند نہیں آتی۔ اب عربی وقت کے مطابق ساڑھے چار بج چکے ہیں اور صبح کی اذان چھ بجے ہوا کرتی ہے، رات صرف ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے۔ یہ سوچ رہا تھا کہ اگر نیند نہ آئی تو زیارت کس طرح کر سکوں گا کہ اچانک آنکھیں بوجھل ہو گئیں اور میں گہری نیند

سو گیا۔ خواب میں گھر سے نکل کر سیدھا مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو جاتا ہوں۔ ریاض الجنۃ شریف میں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ تم بیٹھے ہوئے ہو (یہ خطاب الفقیر محمد احسان الحق نے فرمایا) اور تمہارے ساتھ مولانا زاہد علی شاہ صاحب اور ان کے ساتھ مراد آباد کے ایک اور عالم دین بیٹھے ہوئے ہیں جو آج سے چار سال پیشتر مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا نام معلوم نہیں، صرف شکل ذہن میں محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں، ریاض الجنۃ میں اور بھی بہت سے علماء ہیں جنہیں میں نہیں جانتا۔ سب کے سب حضور اقدس، سید عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف کے منتظر ہیں۔

ساعتِ سعید اگنی: ایک دم دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ سب کی نگاہیں دروازے کی طرف اٹھیں اور اسی دم ہر شخص تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ دروازے پر نبی رحمت، شفیع امت، امام المرسلین، حبیب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز تھے۔ چہرہ انور کے نور اور جسم اقدس کی نکلت سے ساری فضا منور و معطر ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ کے حسین لبوں پر مسکراہٹ تھی اور خوش ہو کر اپنے نیاز مند امتیوں کو نظر رحمت سے نواز رہے تھے۔

جس سہانی گھڑی چکا طیب کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتے درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

آنحضرت ﷺ **فداک ابی و امی** (میرے ماں باپ قربان) خاموشی کے ساتھ سب حاضرین کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور میں دل میں کہہ رہا تھا کہ ہمارا مذہب کتنا سچا ہے کہ ہمارے مذہب کے علماء کرام کی طرف حضور اقدس سید عالم ﷺ بڑی محبت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ اس خوشی میں میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ادھر مؤذن نے فجر کی اذان کہی۔ آواز سنتے ہی جاگ پڑا۔ آنسو تاناہنوز (ابھی تک) آنکھوں میں موجود تھے۔ فوراً وضو کیا اور دو نفل شکرانے کے ادا کیے۔ حضور اقدس سید عالم ﷺ کی لذت دیدار نے کچھ ایسا مغلوب الحال کر دیا تھا کہ یہ بھی یاد نہ رہا کہ نفل کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔

بیت المیلاد میں حاضری: نماز فجر سے فارغ ہو کر بیت المیلاد (جہاں میلاد شریف ہوا تھا) خواب سنانے کے لیے حاضر ہوا۔ دل میں کہہ رہا تھا کہ جتنا واضح خواب میں نے دیکھا ہے، اس طرح کا کسی نے نہ دیکھا ہو گا۔ لیکن وہاں جا کر پتا چلا کہ میرا یہ خیال غلط ہے اور آقائے دو عالم ﷺ کی رحمت سب کو شامل اور سب کے لیے عام ہے

اچھے اُن کے ہیں تو، اے کیف! بُرے کس کے ہیں
اپنی امت ہے محمد ﷺ کو پیاری ساری

رات والے چالیس حضرات میں سے کچھ مجھ سے پہلے آچکے تھے، کچھ بعد میں آئے۔ سب کے سب حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے اور اپنے اپنے نورانی خواب باری باری سن رہے تھے۔ بعض نے کہا: "آج رحمت عالم ﷺ نے مجھے سینہ اقدس سے لگایا" (سبحان اللہ)۔ بعض نے کہا: "مجھے آپ ﷺ نے اپنا "پس خوردہ" شریف مرحمت فرمایا"۔ بعض نے کہا: "میں نے حضور ﷺ کے دست ہائے اقدس کو چوما"۔ بعض نے سنایا: "مجھے قد مہائے نور کو چومنے کی اجازت بخشی گئی"۔

دوکھجوریں: اتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے حمد و صلوٰۃ کے بعد دو کھجوریں دکھائیں اور فرمایا: "یہ، وہ مبارک اور مقدس کھجوریں ہیں جو حضور اقدس ﷺ نے آج رات عالم رویا میں اپنے دستِ اقدس کے ساتھ مجھے عطا فرمائیں۔" یہ سنتے ہی فضالعرۂ تکبیر و رسالت سے گونج اٹھی۔ حاضرین درود و سلام کا نذرانہ بارگاہِ اقدس میں عرض کرنے میں مصروف ہو گئے۔

درود دیں صورت ہالہ محلی ماہِ طیبہ ہیں بر ستائمت عاصی یہ اب رحمت کا پانی ہے

وزیر کا بیان: اسی وقت نجدی وزیر بھی آگیا۔ اس کا رات والا سارا تکبر ختم ہو چکا تھا۔ رات کو تو اکڑ کر تماشا یوں کی طرح بیٹھا ہوا تھا، لیکن اب گردن جھکا کر عاجزوں مسکین کی طرح بیٹھا ہوا تھا۔ چاہتا ہے کہ رات کی روئیداد وہ بھی سنائے مگر صاحب خانہ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتے اور ہاتھ کے اشارے سے بار بار چپ رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب سب حضرات نے باری باری اپنا خواب سنایا، اس وقت حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور وہ تعداد میں مع سامعین کے دو سو تک پہنچ چکے تھے۔ اب وزیر موصوف انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ آگے بڑھا اور روتے روتے اپنا خواب سنانے لگا: "کہ آج رات خواب میں ایک قدسی جماعت کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ میرے اور اس جماعت کے درمیان دو فرلانگ کا فاصلہ تھا اور ایک بزرگ سر اقدس پر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ ان کا صرف عمامہ مجھے نظر آ رہا تھا۔ اتنے میں کسی نے بتایا کہ یہ پگڑی والے بزرگ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ ہیں۔ میں بڑی فرحت محسوس کرنے لگا۔ لیکن اچانک ایک بد بخت و بد نصیب بولا: 'وزیر صاحب! یہ کوئی شیطانی وسوسہ ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں!'۔ یہ سنتے ہی میں آگ بگولا ہو کر اس بد بخت سے لڑنے لگا اور کہا: 'یہ شیطانی وسوسہ نہیں بلکہ تو شیطان ہے! میں آج تجھے قتل کر دوں گا'۔ چنانچہ میں نے اسے پکڑ کر اٹھایا اور اتنے زور سے زمین پر پٹخا کہ میرے جسم سے پسینہ نکل آیا۔ بعدہ (پھر) میں نے اسے قتل کر کے چیر ڈالا۔ پھر میرے دیکھتے دیکھتے اس شیطان کے دونوں ٹکڑے جڑ گئے اور وہ ہنستا ہوا دیکھ کر بھاگ گیا۔ میں خواب میں اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک دوسرے صاحب بولے: 'وزیر صاحب! جس قدسی جماعت میں حضور ﷺ رونق افروز تھے اس جماعت کا رخ ادھر سے ہٹ گیا ہے اور وہ دوسری سمت جا رہے ہیں'۔ میں نے پھر نگاہ اٹھا کر دیکھا تو حضور ﷺ کے عمامہ شریف کا صرف پچھلا حصہ نظر آیا اور آہستہ آہستہ وہ جماعت میری آنکھوں سے دور چلی گئی۔"

اے عمامہ! دُور کر گردشِ دُور کر گرد پھر پھر کر، ہوں قربانِ الغیث
نیچے نیچے دامنوں والی عبا خوار ہے خاکِ غریباں، الغیث
المدد اے زلفِ سور المدد ہوں بلاؤں میں پریشاں، الغیث
دل کی الجھن دور کر گیسوئے پاک اے کرم کے سنبلستان الغیث

یہ خواب سنا کر وزیر موصوف زور زور سے رونے لگا اور بار بار کہنے لگا: "اللہ (اللہ کے واسطے) میرے لیے دعا کیجیے کہ میری بد قسمتی خوش قسمتی میں بدل جائے۔ اگر میں خوش قسمت ہوتا تو آپ لوگوں کی طرح حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کر لیتا اور درمیان میں شیطان حائل نہ ہوتا۔"

(نورانی حقائق از مولانا ابوداؤد مدظلہ، صفحہ: ۱۹۶ تا ۲۰۶)

فائدہ: ایسے واقعات ایک دو نہیں بلکہ حدِ احصائے سے باہر (بے شمار) ہیں، جن کا احاطہ ممکن نہیں۔ لیکن محروم القسمت کا کیا علاج؟ اگر نہیں مانتا تو نہ مانے! ہم تو بفضلہ تعالیٰ نہ صرف خواب میں زیارتِ رسول ﷺ کے قائل ہیں بلکہ بیداری میں بھی زیارتِ حبیبِ خدا ﷺ کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بے شمار محبوبانِ خدا اس

دولتِ زیارت سے سرشار ہوئے، لیکن اس کے بھی منکرین دنیا میں پیدا ہوئے تھے انہیں اہل ظواہر کہا جاتا تھا۔ دورِ حاضر میں ان کا سبب، عہدی و وہابی کر رہا ہے۔

چند ایک اعتراضات سنئے:

(1) امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ بعض اہل ظواہر نے عالم بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت کا انکار کیا ہے۔ ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہماری آنکھیں فانی دنیا کی ہیں اور آپ ﷺ عالم بقاء میں ہیں، تو فانی آنکھ بقاء کو کیسے دیکھ سکتی ہے؟

جواب نمبر ۱: خود فرماتے ہیں: سید ابو محمد بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا حل یوں فرمایا کہ فانی کا باقی کو دیکھنا ممکنات میں سے ہے، کیونکہ بندہ بعد از وفات (وفات کے بعد) اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا اور وہ باقی ہے جبکہ بندہ فانی۔

جواب نمبر ۲: خود حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے کس کو دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی: "حضرت! آپ ہی کو دیکھا تھا۔" آپ نے فرمایا:

يَا فُلَانُ الرَّجُلُ الْكَبِيرُ يَمْلَأُ الْكَوْنَ لَوْ دُعِيَ الْقُطْبُ مِنْ حَجَرٍ لَأَجَابَ

ترجمہ: اے بھائی! اولیٰ کامل کون و مکان (کائنات) بفضلہ تعالیٰ کو بھر دیتا ہے، اگر قطب کو کہیں بھی دکھ میں پکارا جائے تو وہ ضرور جواب دیگا۔ اندازہ لگائیے! جب قطب کا یہ مقام ہے تو سید المرسلین ﷺ کا کیا کہنا! پہلے ذکر گزر چکا تھا کہ حضرت شیخ ابو العباس طنجی نے فرمایا: "میں نے دیکھا کہ آسمان وزمین، عرش و کرسی سب حضور سرورِ عالم ﷺ کے انوارِ تجلیات سے پُر ہیں۔" (31)

محفلِ میلادِ پر نور کی بارش

ضلع مظفر گڑھ میں سنانواں کے قریب ڈوگر کلاسز کے رئیس، الحاج ملک حامد یار کھر، پروانہ رسالت ہیں۔ ہر سال ۷، ۸، ۹ ربیع الاول کو مجالسِ میلاد کا اہتمام پورے ترک و احتشام (شان و شوکت) سے کرتے ہیں اور آقائے نامدار ﷺ کی عید ولادت کما حقہ مناتے ہیں۔ اس سال انہوں نے پروگرام میں دودن کا اضافہ کر دیا، جس کے مطابق آخری مجلس جمعرات ۳۰ جون کو تھی۔ بیتِ المیلاد مسجد سے ملحقہ (متصل) ہے اور یہ کمرہ ملک صاحب نے نہایت خوبصورتی سے بنایا ہے۔ جمعرات ۳۰ جون کو نمازِ مغرب کے بعد، چند نمازی مسجد میں باقی تھے۔ بجلی کا جزیئر بھی نہ چلایا گیا تھا۔ اس لئے بیتِ المیلاد کے نگران لڑکے نے روشنی جلانے کے لیے کمرے کا تالا کھولنا چاہا مگر تالا نہ کھلا، اور چابی پھنس کر ٹیڑھی ہو گئی۔ وہ کوئی اور تدبیر کرنے کے لیے دروازے سے ہٹ کر ابھی کوئی بیس گز کے فاصلے پر پہنچا تھا کہ نمائندے نے اس کمرے کی کھڑکی سے ایک شعاعِ نور نکلتے دیکھی، جو فوراً ایک نورانی چادر کی صورت میں در دیوار پر چھا گئی۔ اس نمازی نے بے اختیار "معجزہ! معجزہ!" کا آواز کیا۔ لڑکے نے مڑ کر دیکھا تو دروازہ اس سے نہ کھل سکا تھا، وہاں قریباً دس بارہ فٹ چوڑا نور محیط تھا۔ چنانچہ اس نے فوراً ملک صاحب کے دربان کو اطلاع دی اور اس نے ایک نظر اس نور پر ڈال کر بلند آواز سے اندر اطلاع دی کہ جلد آئیے، معجزہ ظہور میں آچکا ہے۔ لمحہ بھر قبل، ملک صاحب کے صحن میں بیٹھے کھانا تقسیم ہونے کی نگرانی کرتے ہوئے، ایک شعاعِ نور اپنے مکان پر اور پھر بیتِ المیلاد کی جانب جاتی ہوئی دیکھ چکے تھے۔ اس اطلاع کے ساتھ ہی وہ فوراً باہر بھاگے آئے اور ایک عجیب نورانی سماں ان کے سامنے تھا۔ خیال تھا کہ معجزہ لمحہ بھر کے لیے ہو گا۔ چنانچہ

(31) (الحاوی للفتاویٰ، الفتاویٰ الصوفیہ، تنویر الحلق فی امکان رؤیة النبی والملك، 2/ 319، دار الفکر للطباعة والنشر، بیروت-لبنان، عام النشر: 1424ھ - 2004م)

مستورات (پردہ نشین خواتین) بھی تڑپ اٹھیں، اور انہوں نے نوکرانی باہر بھیج کر ملک صاحب سے باہر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت ملک صاحب ظہورِ معجزہ سے مسحور تھے۔ انہوں نے مستورات کو فوراً مقامِ معجزہ پر پہنچنے کی اجازت دی اور خادماں بھی گرم لوح پر روٹیاں چھوڑ کر عُجَلَت (جلدی) سے نکل آئیں۔ اس طرح معجزہ کی آواز پھیلتی چلی گئی اور نزدیک و دور کے لوگ جمع ہونے شروع ہوئے۔ مگر یہ معجزہ دو گھڑی کا یا چند افراد تک محدود نہ تھا، یہ سماں دو، اڑھائی بجے رات تک قائم رہا، یعنی قریباً چھ سات گھنٹے تک۔ اس دوران بجلی کا جنریٹر بھی مستری نے چلا دیا، مگر مشین بجلی کچھ وقفے کے بعد پانچ سات منٹ کے لیے فیل ہو جاتی۔ اس کے باوجود بھی معجزے کی نورانی چادر روشن رہی۔

ہر طبقہ عقیدہ کے بعض حاضرین سے معجزے کی جو تفصیل سامنے آئی ہیں، وہ انتہائی حیرت ناک، صحیح اور ایمان افروز ہیں۔ مشاہدین نیز راقم الحروف کو بتایا کہ ظہورِ معجزہ کے وقت کسی قسم کی روشنی نہ تھی، مگر وقوعِ نور کی صورت یہ تھی کہ ایک تہائی حصہ شمالی و نڈو (کھڑی) سے بشمول داخلی دروازہ و دیوار، نورانی روشنی در دیوار پر اس طرح محیط (چھائی ہوئی) تھی کہ کمرے کے اندرونی حصہ اور صحن کے درمیان کچھ حائل نہ تھا۔ اس فضائے نورانی میں ایک واضح شبیہ (شکل) پنگھوڑے کی، معلق (ہوائیں لگی ہوئی) و حرکت میں تھی، جس میں جسدِ نورانی خوبصورت پھولوں سے مستور (ڈھکا ہوا) تشریف فرما تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک پرچم، جس پر چاند اور تارا تھا، اور دو تلواریں بصورتِ قطع (ایک دوسرے کو کاٹی ہوئی) باہم واضح اور حقیقی طور پر نمایاں تھیں۔ پنگھوڑا اس پردہِ نور پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک آویزاں جھولتا رہا۔ اسی طرح پرچم بھی دونوں سروں کے درمیان پھریا رواں ہوتا رہا۔ کیفیتِ نور رنگ بدلتی رہی۔ زرد اور بنفشی رنگ ہوتا رہا۔ جب بجلی کا جنریٹر خود بخود بند ہوتا، تو بھی نظارہ اور الفاظِ گرامی پوری طرح روشن رہتے۔ اس دوران ایسا محسوس ہوتا رہا کہ در دیوار حائل ہی نہیں اور سامنے کھلی فضا ہے۔ دروازہ اور کھڑکیوں پر زمین اور سفید بیل دار (نقش و نگار والے) شیشے ہیں جن سے عام حالات میں نگاہ نہیں گزر سکتی۔ اس عالم میں جب کہ حاضرین مسحور اور نظارہ ایمان افروز سے محمور (سرشار) تھے، ملک صاحب کی چھوٹی بچی نے شمالی و نڈو سے پار دیکھا تو اسے کچھ اور نظر آیا۔ اس نے آکر باپ کا ہاتھ پکڑا: "ابا! ادھر آؤ، اندر تیج (پنگ) پر کیا ہے؟" اندر ایک عثمان (مقامی طرز کا) چھپر کھٹ اس موقع پر پھولوں سے آراستہ رہتا ہے۔ چنانچہ ملک صاحب نے آگے بڑھ کر دیکھا تو چھپر کھٹ پر سبز دیا (ریشمی کپڑا) بصورتِ نور آراستہ تھا، جس پر طلائی (سونے کی) لائنوں میں کلمہ پاک "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ" تحریر تھا۔ جب سرود (ترنم) عروج پر پہنچے تو حاضرین، جن میں رات کی مجلس پڑھنے والے علماء اور مولود خواں، ہر طبقہ خیال کے مرد و عورتیں شامل تھیں، سلام خیر الانام شروع کیا، جس پر پنگھوڑا اور پرچم درمیانی دروازہ پر آکر قائم ہو گئے اور اختتامِ سلام تک قائم رہے۔

پرنندوں کی شرکت: شاہدین نے بتایا کہ میلاد سے دو روز قبل خوب بارش ہوئی اور حجر و شجر (پتھر اور درخت) دھل گئے۔ ابتدائے میلاد سے ایک کبوتر اور ایک مینا (جنگلی پرندے) کمرے میں آ موجود ہوئے اور آخر وقت تک پانچ روز کے لیے پانتی (پنگ کے پائے) کے پائے کے ساتھ بیٹھے رہے۔ نہ کسی نے انہیں دانہ پانی کے لیے باہر جاتے دیکھا، اور نہ انہوں نے اندر بیٹ کی۔ البتہ مولود خوانی کے وقت پرندے تیج (چھپر کھٹ) کی طرف منہ کر کے اوپر روشن دان میں جا بیٹھتے اور جھومتے رہتے۔ یہ پرندے ہجومِ دانوہ کثیر (جم غفیر) سے نہ گھبرائے اور اختتامِ میلاد پر کہیں چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند میل دور مشرق میں بعض افراد نے اس وقت اس مقام سے ایک سیل نور (نور کا ہجوم) جانبِ آسمان منسلک دیکھا، اور اسے عام روشنی سمجھا۔ (پندرہ روزہ الحیات، مظفر گڑھ، ۵ جولائی ۱۹۶۶ء)

فائدہ: ایسے واقعات بعید از قیاس (عقل سے بعید) نہیں، اس لیے کہ نہ صرف ان (تمام) انسان بلکہ حیوانات بھی حضور سرور عالم ﷺ کی غلامی پر فخر کرتے ہیں۔ خود آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوائے سرکش انسان و جن باقی ہر شے مجھے پہنچاتی ہے۔ (شفاء شریف)

محفل میلاد کی برکت سے ایمان نصیب ہو گیا

عبدالواحد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ ایک شخص مصر میں مولود النبی ﷺ کیا کرتا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک شخص یہودی تھا۔ اس کی زوجہ نے کہا ہمارے پڑوسی مسلمان کی کیا حالت ہے (کیا وجہ ہے) جو اس مہینہ میں بہت مال خرچ کرتا ہے اس کے خاوند نے کہا کہ اس کے نبی ﷺ اس ماہ میں پیدا ہوئے ہیں پس وہ اس کی خوشی میں اور ان کی اور ان کے مولد (پیدائش) کی تکریم (عظمت و احترام) کے واسطے یہ کرتا ہے۔ اس نے کہا مسلمانوں میں کیا اچھا طریقہ ہے۔

پھر وہ سو گئی تو خواب میں ایک خوبصورت شخص کو دیکھا جن پر ہیبت (عرب) و نور ہے اور ان کے پڑوسی مسلمان کے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے گرد ان کے اصحاب کی ایک جماعت ہے جو آپ ﷺ کی تکریم و تعظیم کرتے ہیں۔ اس نے ایک شخص سے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو اس گھر میں داخل ہوئے ہیں تاکہ اس کے رہنے والوں پر سلام کریں، ان کو زیارت کرائیں اس لیے کہ وہ آپ ﷺ کی خوشی کرتے ہیں۔ اس نے کہا اگر میں ان سے کلام کروں تو مجھ سے کلام کریں گے؟ کہا ہاں! پس اس نے آپ ﷺ کے پاس آکر کہا، یا محمد ﷺ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: لیک (میں حاضر ہوں) کہا: آپ ﷺ مجھ جیسی جو تبلیہ سے جواب دیتے ہیں، حالانکہ میں آپ ﷺ کے غیر دین پر اور آپ ﷺ کے دشمنوں سے ہوں۔

فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا نبی مبعوث کیا میں نے تیری آواز پر جواب نہ دیا یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ اللہ نے تجھ کو ہدایت کر دی ہے (علم غیب)۔ اس نے کہا تحقیق آپ ﷺ نبی کریم ہیں اور آپ ﷺ خلق عظیم پر ہیں۔ ہلاک ہوا جس نے آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت کی اور ذلیل ہوا جس نے آپ ﷺ اللہ کی قدر نہ پہنچانی۔ اپنے ہاتھ پھیلائے کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے دل میں کہا: جب صبح ہوگی تو تمام وہ چیز جو میری ملک ہیں تصدق (صدقہ) کر دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ کا مولود کروں گی۔ اپنے اسلام کی خوشی میں اس خواب کے شکر میں جو سوتے میں دیکھی ہے۔ جب صبح ہوئی تو اپنے خاوند کو دیکھا اس نے کھانا تیار کیا ہے اور بڑی مصروفیت میں ہے۔ پس تعجب کیا اور کہا: میں تجھ کو نیک نیت دیکھتی ہوں، کہا: اس سبب سے کہ کل رات تو ان کے ہاتھوں پر اسلام لائی ہے۔ عورت نے کہا: تجھ سے یہ راز پہنچاں (پوشیدہ راز) کس نے کھول دیا اور تجھے اس پر کس نے مطلع کر دیا؟ کہا: میں وہ ہوں کہ تیرے بعد ان کے ہاتھوں پر اسلام لایا، اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کا شرف اور کرامت زیادہ کرے جس طرح آپ ﷺ نے ہمیں اللہ کو پہنچوایا اور اس کی طرف بلایا۔ پس وہ قیامت میں ہمارے شفیع (سفارش کرنے والے) ہوں گے، علیہ السلام۔ (32) (تذکرۃ الواعظین، المیلاد النبوی ابن جوزی) (شرف الانام از امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۹، ۴۲)

فائدہ یہ واقعہ حق پر، سچ پر، مبنی بریقین ہے اور حضور ﷺ کی حیات مبارکہ اور علم غیب و حاضر و ناظر اور تصرفات اور بعد الوفات کے منکر کے منہ پر زبردست طمانچہ ہے۔

(1) میلاد شریف کا انعقاد قرب نبوی کا موجب ہے۔

(2) شادی دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

(3) حضور ﷺ پر میلاد کرنے والے کی خدا اور اس سے خصوصی پیار ہے۔

(4) بنظر تحسین اس مجلس سے رشک کرنا دولتِ اسلام نصیب ہوتی ہے تو منعقد کرنے والوں کو جنت۔

شادی دیدارِ مصطفیٰ ﷺ: حضور ﷺ کا دیدار معمولی امر نہیں۔ بہت بڑے اولیاء کرام اس دولت کے حصول کے لیے زندگی بھر ترستے رہے، لیکن میلادِ اقدس کی برکت سے بہت بڑے گنواروں (ان پڑھ اور جاہل لوگوں) اور گنہگاروں کو یہ دولت مفت میں نصیب ہو گئی۔

ابن جوزی: امام ابن الجوزی کو مخالفین بہت زیادہ مانتے ہیں، ہمارے بھی مُقتدِ اہیں۔ لیکن ایک عرصہ صوفیاء کرام کے مخالف رہے۔ اسی دوران کی تصانیف سے ہٹ کر ان کی تحریر جو اہرِ آبدار ہیں۔ یہ بھی حضور غوثِ اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نگاہِ کرم کا صدقہ ہے۔ ان کی ایک پُر لطف توجہ سے صوفیاء کے نہ صرف عاشق بلکہ غوثِ پاک کے خلیفہ بنے۔ آپ بڑے بڑے محدثین، فقہاء اور صوفیاء میں شیخِ سعدی قدس سرہ جیسے بزرگوں کے اُستاد ہیں۔ آپ کی یہ حکایت آپ کے رسالہ "میلاد النبوی" میں ہے جو مصر میں بارہا مطبوعہ ہوا، اب پاکستان میں بھی اس کا اردو ترجمہ بار بار شائع ہوا ہے۔ آپ کی اس تصنیف سے ثابت ہوا کہ میلاد شریف صدیوں سے جاری ہے۔

مژدہ بہار: ابنِ نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو عرض کی: "یا نبی اللہ! لوگ جو ہر سال آپ ﷺ کا میلاد مناتے ہیں، کیا حضور کو پسند ہے؟" فقال ابنِ نعمان: "مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحَ حَنَابِہ"۔ **ترجمہ:** فرمایا، اے ابنِ نعمان! جسے ہماری خوشی ہے، ہمیں اُس کی خوشی ہے۔ (33)

(تذکرۃ الواعظین)

فائدہ! یہی حقیقت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ، حیاتِ حقیقی حسی ہیں، آپ ﷺ اپنی اُمت کی حالت سے آگاہ ہیں اور آپ ﷺ پیار کرنے والوں سے پیار کرتے ہیں۔ بہت سے خوش بختوں کو بیداری میں، ورنہ خواب میں، زیارت سے مُشرف فرماتے ہیں، بالخصوص میلاد شریف کی محافل کو عقیدت سے منانے والوں پر زیادہ خوش ہوتے ہیں، کہ یہ امتی و فادار ہے کہ جو صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی جاٹا رہے۔

نعت خوان خوش نصیب

مولانا عبدالحی لکھنوی اپنے رسالہ "ترویج الجنان بشرح حکم الدخان" میں لکھتے ہیں: ایک نعت خوان حقہ پیتا تھا۔ ایک دن اس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ جب تم میلاد پڑھتے ہو تو ہم رونق افروز ہوتے ہیں، لیکن جب تم حقہ پیتے ہو تو ہم مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں۔ (34)

(33) (تذکرۃ الواعظین موسوم بہ علم الباقین مجیدی اردو، باب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بیان مبارک میں الخ، ص 320، ایجوکیشنل پاکستان چوک، کراچی)

(34) (جاء الحق وذهب الباطل از احمد یار خان نعیمی، ص 155، نعیمی کتب خانہ، 1976ء)

فوائد: بدبودار حقہ، ایسے ہی سگریٹ کی بدبو سے سرکارِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نفرت ہے، تو داڑھی منڈوانے سے اور زیادہ سخت، نہ صرف نفرت بلکہ غیض و غضب ہے۔ اسی لیے تو ہمارے دور کے نعت خواں حضرات سوچیں کہ وہ نعت خوانی کی سعادت مندی کے ساتھ کتنی غلط کاریاں کرتے ہیں۔ مثلاً بے وضو ہو کر نعت پڑھنا، پیسوں کے لالچ میں نعت خوانی کرنا وغیرہ۔ محافلِ میلاد میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصوصیت سے توجہ دیتے ہیں، تشریف ارزانی (تشریف آوری) سے بھی نوازتے ہیں، لیکن یہ ایک روحانی کیفیت ہے۔ ہم اگرچہ اس کیفیت سے نااہلی کی وجہ سے بے خبر ہیں، لیکن الحمد للہ منکر نہیں۔

میلاد خوانی کا یہ مرتبہ ہے کہ نعت خواں زیارت سے نوازا گیا۔ میلاد شریف منانے والے کے شان اور کمال کا کیا کہنا۔"

مجلسِ نعت کے تمام بخشے گئے

حضرت محمد ابوالموہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے مجلس میں نعت پڑھی:

محمد (ﷺ) بشر لا کالبشر بل هو یاقوت بین الحجر

ترجمہ: پیارے محمد ﷺ بشر ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل کوئی بشر نہیں۔ آپ ﷺ تو ایسی شان والے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت۔
تو مجھے نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: "قد غفر الله لك ولكل من قالها معك"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تجھے اور میرے ساتھ جتنے نعت شریف پڑھنے والے تھے، سب کو بخش دیا۔

اس کے بعد حضرت ابوالموہب رحمۃ اللہ علیہ اپنے آخری دم تک یہ نعت شریف پڑھتے رہے۔ (35) (طبقات الکبریٰ، صفحہ ۶۹، جلد ۲)

خوشا چشم خو بنگرد مصطفیٰ ﷺ را خوشا دل کہ دارد خیال محمد ﷺ

دولتِ دیدار

رسولِ پاک ﷺ اگر کرم کریں کہ محفلِ میلاد شریف میں جلوہ فرمائیں اور خوش نصیب حضرات کو دولتِ دیدار سے نوازیں، تو سرکارِ ﷺ کے خداداد علم و قدرت اور فضلِ کامل سے کچھ بعید نہیں۔ بزرگانِ دین سے ایسے واقعات منقول ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف پڑھ رہے تھے اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بھی شریک تھے۔ حاجی صاحب سنتے سنتے ایک دم کھڑے ہو گئے، اور سب پر ایک (خاص روحانی) کیفیت طاری ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد سامعین (سننے والے) نے حاجی صاحب سے پوچھا: "حضرت! میلاد شریف سنتے سنتے آپ کھڑے کیوں ہو گئے تھے، جبکہ قیام کا ذکر بھی نہیں آیا تھا؟" آپ نے فرمایا: "آقائے نامدار ﷺ تشریف لائے، اور میرے ذوق و شوق اور محبتِ رسول ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے پر مجبور کر دیا۔" (رضوان لاہور، ۷ تا ۱۱ اپریل ۱۹۵۲ء)

فائدہ: معلوم ہوا کہ جو لوگ حضور ﷺ کا ذکر پاک کرتے اور محفلِ میلاد شریف قائم کرتے ہیں، حضور ﷺ ان کی محفل سنتے، جانتے اور کرم فرماتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو حضور ﷺ کی خوشنودی حاصل اور رحمتِ خداوندی شامل ہوتی ہے۔ خوش بخت ہیں وہ حضرات جن کو یہ توفیق و سعادت میسر ہو۔

مغفرت

خراسان کے ایک بادشاہ المعروف صفار خواب میں دیکھے گئے، تو ان سے کہا گیا: ”آپ کے ساتھ اللہ نے کیا کیا؟“ انہوں نے کہا: ”مجھے بخش دیا گیا۔“ پوچھا گیا: ”کس بات پر بخشش ہو گئی؟“ تو انہوں نے کہا: ”کہ ایک دن میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا، اور اپنے لشکر پر نظر ڈالی تو مجھے ان کی کثرت بھلی معلوم ہوئی۔ اور میں نے تمنا کی کہ کاش میں دربار رسالت میں حاضر ہوتا، اور ان لشکروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت و مدد کرتا۔“ پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات پسند فرمائی اور مجھے بخش دیا۔ (36) (شفاء شریف، ص: ۲۷، ج: ۲)

فائدہ: جب اتنا خیال آنے اور تمنا کرنے پر یہ کرم فرمایا، تو نیاز مند حضور ﷺ ہی کے ذکر و فکر میں رہیں اور آپ ﷺ کی عظمت کا مظاہرہ کریں، ان کا کیا کہنا!

شاہ مصر: ۷۸۵ء میں شاہ مصر نے محفل میلاد کی، جس میں دس ہزار مثقال سونا خرچ کرنے کا ذکر ہے۔

مظفر بادشاہ: ابو سعید مظفر بادشاہ ہر سال ربیع الاول میں تین لاکھ اشرفی لگا کر بڑی محفل کیا کرتے تھے۔ نیز بادشاہ مصر نے ایک بہترین سائبان بنوایا ہوا تھا، جو صرف شب میلاد اور یوم میلاد میں لگایا جاتا تھا، اور پھر سارا سال پلٹا رہتا تھا۔ اس سائبان کے نیچے بارہ ہزار آدمی بیٹھتے تھے۔

سوال: اس بادشاہ کا فعل کوئی حجت نہیں، اس لیے کہ یہ شخص فاسق و فاجر و غیرہ وغیرہ تھا۔ چنانچہ

تاریخ میں ہے کہ ان صاحب: "أَرَبُّ الْمَلِكِ الْمُظْفَرِ أَبُو سَعِيدٍ الْكُوكَرِيِّ، كَانَ مَلِكًا مُسْرِفًا نَحْصًا، وَتَحْفِلُ لِلْمَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ مِنَ الْمُلُوكِ هَذَا الْعَمَلُ"

ترجمہ: تحقیق اربل بادشاہ ملک مظفر ابو سعید کوکری ایک بادشاہ مسرف (فضول خرچ) تھا۔ یہ بادشاہ مجلس مولود

ربیع الاول کے مہینے میں کیا کرتا تھا، اور اول بادشاہوں میں سے اس نے اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا۔ (37)

(فتاویٰ میلاد، صفحہ ۱۰)

گویا اس کا موجد اول اسلام میں ایک بادشاہ مظفر الدین ابو سعید کوکری ہے۔ یہ شخص مسرف، عیش پسند، اور گانا سننے کا شوقین تھا۔ اس کو بادشاہ صلاح الدین نے ۵۸۶ھ میں شہر اربل پر جو موصل کے قریب ہے گورنر مقرر کیا تھا۔ اس کا انتقال (سی شہر میں) ہوا ہے۔ جس سے صراحتاً ثابت ہوا کہ بدعت

مولد ساتویں صدی کی ایجاد تھی۔ اس نے اپنی گورنری کے زمانہ میں اس بدعت کو ایجاد کیا، اور اس پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا، اور بہت سے دنیا دار صوفی و

مولوی بلاتا تھا۔ اور ظہر سے عصر تک ناچ ہوتا تھا، اور یہ بادشاہ خود بھی ناچتا تھا۔ (38) (غزاة الزمان، مؤلفہ علامہ سبط بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، و تاریخ ابن خلکان)

(36) (کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الثاني (فيما يجب على الأئمة من حقوقه صلى الله عليه وسلم)، الباب الثالث في تعظيم أمره ووجوب توقيره وبره، 34/2، دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان، عام النشر: 1399 هـ 1979 م)

(37) (فتاویٰ میلاد شریف از مولانا احمد علی محدث سہارنپوری، ص 20، ادارہ اسلامیات، لاہور)

(38) (مראה الزمان في تاريخ الأعيان وبذيله، السنة الثلاثون والست مئة، كوكبري بن علي بن يكتكين، 324/22، دار الرسالة العالمية، دمشق سوريا، الطبعة: الأولى، 1434 هـ)

جواب نمبر ۱: تاریخ کے حالات کسی سے مخفی نہیں، کہ جس مؤرخ کو جس سے ضد ہوگی، وہ اس کے عیوب و نقائص گنے گا۔ تواریخ کا حال دورِ سابق میں ایسے تھا جیسے آج کل ہمارے ہاں اخبارات کا ہے، کہ جو کرسی پر آئے گا اس کے گن گائیں گے، جب کرسی سے اترے گا تو اس پر طعن و تشنیع کے ڈوگر برسائیں گے۔ مخالفین نے بادشاہ مذکور کے خلاف کی عبارتیں پڑھ لیں، لیکن اس پر تحسین و آفرین کے اوراق سے منہ چرالیا۔ حالانکہ یہ بادشاہ نہایت ہی صالح، سخی اور خدا ترس تھا۔ تفصیل ہم نے اپنی کتاب "بادب بادشاہ" میں لکھ دی ہے۔

جواب نمبر ۲: خود مؤرخ مذکور کا بیان ہمارا جواب ہے کہ یہ بادشاہ حضرت صلاح الدین ایوبی کا مقرر کردہ تھا۔ تو کیا مخالفین بتا سکتے ہیں کہ صلاح الدین اتنا ناکارہ تھا کہ اس کے ماتحت لوگ جو بھی نام مشروع امور جاری کرتے جائیں اور وہ خاموش رہے؟ **لاحول ولا قوة الا باللہ۔**

جواب نمبر ۳: جس مؤرخ نے کہا ہے کہ میلاد کی مجالس ایک عیاش بادشاہ کی اختراع ہے، تو اس کی خود عبارت بتا رہی ہے کہ میلاد کو راگ و رنگ اور عیاشی کی آڑ میں بنا کر منانا بے شک بعد کی ایجاد ہے۔ ورنہ بقول علماء محدثین کرام رحمہم اللہ اور تصریحات دیگر ائمہ عظام، اس کی اصلیت عہد رسالت سے ثابت ہے۔

ہاں! مختلف زمانوں میں اہل حق کے ہاں بھی اس کی نوعیتیں تبدیل ہوتی رہی ہیں، جن سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ مجلس کسی طرح بھی باعثِ خیر و برکت نہیں ہے یا کم از کم درجہ اباحت تک بھی نہیں پہنچتی۔ ورنہ ایسے سخت گیر اور متشدد دو مخالفین سے جب ان کی اپنی بدعات نوپیدا کردہ سے سوال کیا جائے، تو چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔ مثلاً: قرآن مجید کے اعراب (یعنی زیر، زبر، پیش، شد، مد وغیرہ) اس کی تیس پاروں میں تقسیم، مسجد کے مینار اور موجودہ محراب، زبان سے نماز کی نیت وغیرہ وغیرہ۔

جواب نمبر ۴: حدیث میں ہے: **"الحکمة ضالة المؤمن"** (39) "مؤمن کو ہر جگہ سے مفید مطلب چیز حاصل کر لینا ضروری ہے۔ اس اصول پر حجاج بن یوسف کی کوشش سے قرآن شریف کے حرکات و سکنات اور دیگر اجزاء حاصل کیے گئے ہیں۔ اسی طرح آج کل بھی یورپ سے مفید امور حاصل کیے جا رہے ہیں۔ اس لیے بالفرض اگر مجلس میلاد کسی عیاش کی ہی ایجاد مان لی جائے، تو پھر بھی جواب صاف ہے کہ **"درکارِ خیر حاجتِ استخارہ نیست"** (40) والا معاملہ ہے کہ دین کے فائدے کے لیے نہیں دیکھا جاتا کہ اس کا موجد کون ہے؟ آج کی اینٹوں کے بغیر کوئی مکان نہیں بنتا، حالانکہ اس کا موجد فرعون و ہامان ہے۔ تیس پاروں کی تقسیم، قرآن مجید کے اعراب وغیرہ کا موجد ظالم حجاج ہے۔ اور **"يَسْرُنَا الْقُرْآنُ"** (القمر: 17) ہم مدرسہ عربی میں پڑھاتے ہیں، کہ اس کے بغیر بچوں کو قرآن مجید پڑھایا نہیں جاتا۔ اس کا موجد ایک مرزائی ہے۔ (ماہنامہ تصور، لاہور)

غرض یہ کہ ہزاروں بدعات کے موجدین بے دین، اور بہت سی بدعات کے موجدین (ایجاد کرنے والے) کا علم تک کسی کو نہیں، لیکن اسے یہ لوگ عمل کرتے وقت موجد (پہلی بار کرنے والے) سے نہ گھبرائے، لیکن میلاد کا ذکر خیر آیا تو گھبرائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں موجد (نیا کام کرنے والا) سے نہیں، ابلیس کی طرح میلاد سے گھبراہٹ ہے۔

(39) (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحکمة، 2/ 1261، الحدیث 4169، المكتبة العلمية) "یعنی حکمت مؤمن کی گمشدہ چیز ہے۔" ط۔ ضیائی

(40) "نیک کام کے لیے استخارہ کی حاجت نہیں۔" ط۔ ضیائی

سوال: محفل میلاد کا انعقاد بدعت ہے اور "کلُّ بدعة ضلالة" (41) (ہر بدعت گمراہی ہے)؟

جواب: اس مجلس کا انعقاد بدعت نہیں ہے، بلکہ اس حدیث کے مطابق عین اتباع سنت ہے کہ

"من سن سنة حسنة فعمل بها كان له اجرها ومثل اجر من عمل بها الخ، ومن سن سنة سيئة فعمل بها كان عليه وزرها

ووزر من عمل بها الخ" (42)

ترجمہ: جو شخص کوئی نیک رسم (اچھی سنت) شروع کرے گا، اسے اس کا ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کے برابر بھی ثواب ملے گا جو اس پر عمل کریں گے۔

مگر جو شخص کوئی بری رسومات نکالے گا، اس پر اس کا وبال آئے گا اور ان لوگوں کے برابر بھی اس پر وبال آئے گا جو اس پر عمل کریں گے۔

چونکہ یہ مجلس خیر القرون (بہترین زمانوں) سے شروع ہے اور بہترین سلف صالحین کا دستور العمل رہا ہے، اس لیے اسے سنتِ حسنہ کہنا پڑے گا۔

سوال: میلاد کا عنوان بخاری و مسلم وغیرہ میں نہیں؟

جواب: مسلم، بخاری، اور فقہ کی عام دوسری کتابوں میں گو کسی عنوان کے ماتحت اس کے عکس کو بیان نہیں کیا گیا، مگر دوسری کتابوں میں جن پر مخالفین کی

نظر نہیں پڑی صاف مذکور ہے کہ تعاملِ مسلمین (مسلمانوں کی عملی روایت) اور تعاملِ حرمین شریفین (کہ مدینہ کے مسلمانوں کا عمل) خیر القرون سے رہا ہے۔ اس لیے

اس کو اجماعی مسئلہ (متفق علیہ معاملہ) کہا جاسکتا ہے، جس کی تائید قرآن، حدیث اور اقوالِ سلف سے پیش کی گئی ہے۔ اگر مخالفین اس پر توجہ نہ دیں، تو اس میں

ہمارا کوئی قصور نہیں۔

خیر و برکت کی محفل و مجلس

یہ تو شرعی اور اسلامی قاعدہ مسلم ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک حالات جس جگہ پڑھے جائیں، وہاں خیر و برکت نازل

ہوتی ہے اور سننے والوں کا ایمان اس سے تازہ ہوتا ہے۔

انتباہ: اہل سنت کو مناسب یہ ہے کہ ذکرِ مبارک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل و مجالس میں صرف ذکرِ ولادت ہی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

زندگی اور صوری و معنوی محاسن کو بھی بیان کیا جائے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت جو مقرون بالاتباع (پیروی کے ساتھ ملا) ہو، اس کی ترغیب دی جائے۔ اور اس

ضمن میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا لوگوں کو حکم دیا جائے، کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت کا ثبوت اس طرح دیں کہ وہ اللہ کے فرائض کو

ادا کریں، امر (حکم) بجالائیں، نواہی (منوعات) سے اجتناب کریں، اور کوئی کام بھی خلافِ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ کریں۔ لیکن اب پانی سر سے اوپر چلا گیا ہے کہ

میلادِ پاک کی محافل کا انعقاد الحمد للہ ہوتا تو ہے، مگر محفل والے با وضو، اور نعت سنانے والے یا تقریر کرنے والے متشرع (با شرع) اور نہایت ہی سکون و وقار سے

(41) (سنن النسائي، كتاب الجمعة، كيف الخطبة، 3/ 188، الحديث، 1578،: مكتب المطبوعات الإسلامية حلب الطبعة: الثانية، 1406 هـ / 1986ء)

(42) (سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب من سن سنة حسنة أو سيئة، 1/ 74، الحديث 203، المكتبة العلمية)

ہونے چاہئیں۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس (الف) ہے کہ با وضو مجلس میں شاید و باید، اور نعت خواں اور میر مجلس داڑھی منڈے، اور اب تقریر کرنے والے بھی داڑھی سے دشمنی کا آغاز کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ ہاں، یہ عنوان صحاح ستہ کی مشہور کتاب صحیح ترمذی میں ہے۔

فیصلہ حق: وہابی تحریک سے پہلے تاریخ پر ایک غائرانہ (گہری) نظر دوڑائیں، تو روز روشن سے زیادہ نظر آئے گا کہ جملہ اہل اسلام محافل میلاد کا انعقاد صد برکات سمجھتے تھے۔ اور اب بھی غور فرمائیں تو اس محفل کی وہی پارٹیاں مخالف ہیں جو وہابی تحریک سے متاثر، بلکہ اس کے بانی محمد بن عبد الوہاب کو مطلع اعظم یا کم از کم نیک انسان سمجھتے ہیں۔ اور اگر اسے شرعی اصول سے دیکھا جائے، تو حضور سرورِ عالم ﷺ کے کمالات و معجزات اور سیرت کا اظہار ہے، اور اس کا کوئی بھی منکر نہیں۔ صرف نام میلاد رکھنے اور اس کے مختلف طریقوں کی تبدیلی سے انکار کرتے ہوئے عذر ہائے لنگ پیش کرتے ہیں۔ یہ بھی ان کی تحریک وہابیت پر مہر تصدیق ہے۔ ورنہ قرآن، مسجد اور دیگر ہزاروں اسلامی مسائل کے عہد رسالت سے لے کر تاحال کئی نام بدلے اور ان کے سینکڑوں طریقے تبدیل ہوئے۔ ان کی تبدیلی سے انکار کے بجائے، اسلام کے عاشق بن کر ہم سے بڑھ کر ان پر عمل کرتے ہیں۔

موجد اسلام پر حملہ: اگرچہ محافل میلاد کا انعقاد بادشاہ اربل (مرحوم) سے صدیوں پہلے چلا آ رہا تھا، لیکن چونکہ انہوں نے خصوصیت سے دلچسپی لی، تو ان کے نام کا قرعہ نکل آیا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے قرآن تو پہلے سے چلا آ رہا تھا، لیکن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خصوصی اہتمام کے ساتھ لغت قریش پر جمع کرنے پر انہیں جامع قرآن کہا گیا۔ یہ عذر کہ وہ بادشاہ فاسق تھا، ظالم تھا، وغیرہ وغیرہ، یہ بھی بنی بر جہالت اور افترا و بہتان کے سوا کچھ نہیں۔ فقیر نے اس درویش منش اور ولی کامل بادشاہ کے متعلق ایک مقالہ قلم کیا ہے، اس سے اہل انصاف کے سامنے حقیقت سامنے آگئی کہ میلاد دشمنی میں وہابی تحریک کے عشاق کیسی کیسی گندی پیاریوں میں مبتلا ہیں۔

خدا نخواستہ، بقول ان کے، یہ بادشاہ ایسے ہی تھے جیسے انہوں نے سمجھ رکھا ہے، تو پھر میلاد کی برائی کیوں؟ جبکہ قاعدہ ہے کہ فعل کے حسن کو دیکھا جاتا ہے، موجد کو نہیں: **انظر إلى ما قال، ولا تنظر إلى من قال۔ (43)**

حجاج بن یوسف: مانا کہ شاہ اربل میں عملی خامی ہوگی (اگرچہ معاملہ برعکس ہے)، لیکن وہ حجاج بن یوسف جیسے ظالم نہیں ہوں گے۔ حجاج بن یوسف کا ظلم و ستم و فسق و فجور جملہ عالم اسلام کا تسلیم شدہ ہے، اور شاہ اربل کو صرف یہی فاسق و فاجر کہتے ہیں۔ اب یہ فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ وہ حجاج بن یوسف جس نے قرآن مجید میں درجنوں بدعات اور مختلف طریقے ایجاد، مثلاً: تیس پارے، ان کے اسماء وغیرہ وغیرہ۔ تفصیل فقیر کے رسالہ "بدعات القرآن" میں دیکھیے۔ تو قرآن جیسی مقدس کتاب کی بدعت پر عمل جائز اور حجاج بن یوسف کا ظلم و ستم گوارا، لیکن رسول اکرم ﷺ کی سیرت اقدس کے متعلق ایجادات کا عذر دے کر، اور شاہ اربل مرحوم کو بدنام کر کے عذر لنگ؟ صاف بتاتا ہے کہ "ہے دل میں کالا کالا!"

اور دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل، بطفیل حبیب پاک ﷺ، اسی مسلک میں زندہ رکھے، اور اسی پر موت دے، اور اسی پر قیامت میں اٹھائے۔ آمین

مدینہ کا بھکاری

الفقير القادري ابو الصالح محمد فيض احمد اويلى رضوى غفر له

بہاولپور، پاکستان

اختتام: ۵ محرم الحرام، ۱۴۱۰ھ / ۱۹ اگست ۱۹۸۹ء